قرآن اور دعوت فکر

علامہ شیخ محسن علی نجفی

اسلام کی حقانیت پر دوسرے ہزاروں دلائل کے علاوہ یہ بات بھی ایک بیّن دلیل ہے کہ قرآن مجید انسانوں کو فکر و تدبر، تحقیق و تدقیق اور عقل سے کام لینے کی نہ صرف دعوت دیتا ہے بلکہ اس عمل کو عبادت قرار دیتا ہے' اور اس کے ترک کرنے والوں کی مذمت کرتا ہے۔ اگر اسلام حق اور حقیقت پر مبنی دین نہ ہوتا تو لوگوں کو فکر و تحقیق سے دور رکھنے کی کوشش کرتا یا کم از کم اس عمل کی طرف ترغیب تو نہ دلاتا اس لئے کہ فکر و تعقل سے امر واقع اور حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ حقائق سے پردے اٹھ جاتے ہیں' غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ارشاد باری ہے :

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ تم زمین پر چلو پھرو پھر یہ دیکھو کہ اللہ نے کس طرح اول مرتبہ مخلوق کو پیدا کیا ہے۔(۱)

[سیروافی الارض] دعوت شاہد ہے کہ قرآن اور سائنس دونوں مشاہدے کو انسانی معارف کا اساس قرار دیتے ہیں۔ [فانظروا] عقل سے کام لو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مشاہدات و محسوسات کی بنیاد پر عقل کو یہ سمجھنے کا موقع ملے گا کہ [کیف بدأالخلق] اللہ نے پہلی بار مخلوق کو کس طرح پیدا کیا اس آیت سے ایک حیرت انگیز بات سامنے آتی ہے کہ قرآن اس طرز استدلال کو صحیح قرار دیتا ہے جس میں محسوسات اور مشاہدات پر مبنی عقلی استدلال و نتیجہ گیری کار فرما ہو۔ صرف مشاہدہ یا صرف عقلی استدلال سے کسی مطلب تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ اسی مطلب کو دوسری آیت میں مزید وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ

کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں [اگر وہ ایسا کرتے] تو ان کے دل سمجھنے کے قابل ہوتے۔(۲)

اس آیت میں دلوں کے تعقل کو سیر فی الارض کا نتیجہ قرار دیا گیا جو نہایت قابل توجہ امر ہے۔

آفاق میں تفکر و تعقل

الف : نباتات :

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّ عِنَباً وَّ قَضْبًا وَ زَيْتُوْنًا وَ نَخْلًا وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ

انسان اپنے کھانے کی طرف تو دیکھے، ہم نے خوب پانی برسایا، پھر خوب زمین کو شق کیا، پھر ہم نے اس میں غلہ، انگور، ترکاری، زیتون، کھجور، گنجان باغ، میوے اور چارے کو اگایا، تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے۔(۳)

اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

اس کے پھل کو دیکھو، وہ پھلتا ہے، اور اس کے پکنے کو [دیکھو] ان میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لائے ہیں۔(۴)

ان آیتوں میں نباتات اور میوہ جات کے بارے میں فکر و غور کرنے کے لئے متعدد مراحل بیان فرمائے ہیں، جن مراحل کو زیر مکالمہ لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱)۔	آبیاری	اناصببناالماء صبا
(۲)۔	زمین کا شگاف	ثم شققنا الارض شقا
(۳)۔	پودے کی پرورش	فانبتنا فیھا
(۴)۔	پھل کا مشاہدہ	اذا اثمر
(۵)۔	آمادگی	وینعه

ب : **آسمانوں کے بارے میں فکر و تعقل**

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِىْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ

کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کی حکومت پر اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس پر نظر نہیں کی۔(۵)

قُلِ انْظُرُوْا مَا ذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

[اے رسولؐ] کہہ دیجئے تم دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا چیزیں ہیں؟(۶)

وَ يتفكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَآ مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

اور وہ آسمانوں اور زمین کی خلقت کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں' (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ (۷)

طریقہ غور و فکر :

مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ

تو رحمٰن کی خلقت میں کوئی فتور نہیں پائے گا پھر نظر ثانی کر کہیں کوئی خلل تو نہیں' پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ نگاہ در ماندہ ہو کر تیری طرف پلٹ آئے گی۔ (۸)

اس آیت میں خداوند عالم نے تحقیق اور غور و فکر کا ایک اہم اصول بیان فرمایا کہ کسی مسئلہ کے تہہ تک پہنچنے کے لئے اور اس کے بارے میں نفی یا اثبات میں کوئی نظریہ قائم کرنے کے لئے بار بار اس کو زیر مطالعہ لانا ضروری ہے۔ چونکہ تجربہ میں بھی ایک مرتبہ کامیاب ہونا صحت کی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس کی تطبیق میں کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو۔ عقلی دلائل میں بھی غلطی اور لغزش کا امکان برقرار رہتا ہے' قرآن انسانوں کو دینی دعوت میں یہ طریقہ بھی بتلاتا ہے کہ بار بار غور و فکر کر کے دیکھ لو اور یقین کے مرحلہ تک پہنچ جاؤ۔ اس کے علاوہ متعدد آیات میں خداوند عالم اپنی دعوت فکر کو درج ذیل الفاظ کے ذریعہ بیان فرماتا ہے۔

نظر' تدبر' تعلّم' تفقہ' تعقل' تیقّن

بعنوان مثال یہاں ہم چند آیات پیش کرنے پر اکتفا کریں گے۔

تدبر : اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ (۹)

تعلّم : قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

ہم نے تفصیل سے نشانیاں بتلائی ہیں علم رکھنے والوں کے لئے۔ (۱۰)

تفکر : كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ

اس طرح خدا تمہارے لیے آیات کو واضح کرتا ہے شاید کہ تم فکر کرو۔ (۱۱)

تفقہ : قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ

ہم نے دلائل کو کھول کر بیان کیا ہے سمجھ رکھنے والوں کے لئے۔ (۱۲)

تعقل : كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

اس طرح ہم دلائل کو کھول کر بیان کرتے ہیں عقل رکھنے والوں کے لئے۔(۱۳)

تیقن : قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

ہم نے یقین رکھنے والوں کے لئے اپنے دلائل بیان کئے ہیں۔(۱۴)

قرآن تعقل کو سعادت و نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

وہ کہیں گے :اگر ہم ٹھیک سن لیتے اور عقل سے کام لیتے تو ہم اہل جہنم میں سے نہ ہوتے۔(۱۵)

اس کے علاوہ قرآن مجید میں متعدد آیات درج ذیل عنوان سے دعوت فکر دیتی ہیں۔

عقل۔افلا یعقلون۔ کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ لِقَومٍ يَتَفَكَّرُوْنَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اولوالالباب : صاحبان عقل

انما یتذکر اولوالالباب 'صرف صاحبان عقل ہی یاد کریں گے۔

اولی النھی : صاحبان عقل

اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِی النُّهٰی اس میں صاحبان عقل کے لئے نشانیاں ہیں۔

رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا :

فكرة ساعة خير من عبادة سنة

تھوڑی دیر کے لئے فکر و غور کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(۱۶)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :

لاعبادة كالتفكر فی صنعة الله عزو جل

اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کرنے سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے۔(۱۷)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا :

ان الله تبارك و تعالى خص عباده بأيتين من كتابه 'ان لايقولواحتى يعلموا' ولايردوامالم يعلموا' قال الله عزوجل [الم يؤخزعليهم ميثاق الكتاب ان لا يقولواعلى الله

الاالحق] وقال تعالی: بل کذبوابمالم یحیطوبعلمه ولمایأ تهم تاویله

خداوند عالم نے اپنے بندوں کے ساتھ دو آیتیں مخصوص فرمائی ہیں۔ علم سے پہلے کسی بات کو رد نہ کریں۔ ارشاد الٰہی ہے: کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ پر حق کے علاوہ کوئی اور بات نہ کریں۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: یہ لوگ اس چیز کو جھٹلانے لگے۔ ان کے احاطہ علم میں نہیں ہے، اور نہ ہی ان کو اس کی تاویل کا علم دیا گیا ہے۔(۱۸)

قرآن کا طرز استدلال

قرآن کا موقف یہ ہے کہ ہر نظریہ کے لئے دلیل، ہر فکر پر ایک برھان، اور ہر عقیدے پر ایک ہی ثبوت فراہم ہونا چاہیے، چنانچہ قرآن غیر اسلامی عقائد و نظریات رکھنے والوں سے انہی چیزوں کا مطالبہ کرتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

فِي السَّمٰوٰتِ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ان سے کہہ دیجئے: مجھے بتاؤ کہ اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو کیا تم نے ان کو دیکھا ہے کہ انہوں نے زمین میں کچھ پیدا کیا ہو یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہو اگر تم سچ کہتے ہو تو اس سے پہلے کوئی آسمانی کتاب یا گذشتہ لوگوں کے علم کے آثار میں سے کچھ ہو تو میرے سامنے پیش کرو۔(۱۹)

قُلْ هل عند کم من علم فتخرجوه لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے پاس اس سلسلے میں کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو۔ تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو اور بے جا انداز قائم کرتے ہو۔(۲۰)

قرآن اندھی تقلید کی مذمت کرتا ہے، اور کسی مطلب کو قبول یا رد کرنے کے لئے علم کو معیار قرار دیتا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

اور اس چیز کے پیچھے نہ ہو لیا کر جس کا تجھے علم نہیں ہے۔(۲۱)

قرآن توحید کا یہ خاصہ بیان کرتا ہے کہ یہ نظریہ دلیل و برھان پر قائم ہے اور دوسرے نظریات رکھنے والوں کو چیلنج کرتا ہے کہ اگر تمہارا ادعویٰ سچ ہے تو اس پر دلیل و برھان قائم کرو۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ

جو اللہ کے علاوہ کسی اور خدا کو پکارتے ہیں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔(۲۲)

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ؟ کہہ دیجئے (اے رسولؐ) اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ (۲۳)

جہاں علم و یقین کو قرآن دلیل کا اساس قرار دیتا ہے۔ وہاں غیر علمی اور غیر یقینی چیزوں کو دلیل سمجھنے کو جاھلیت کا شعار قرار دیتا ہے۔

یَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ ظَنَّ الۡجَاھِلِیَّۃِ

وہ لوگ خدا کے بارے میں زمانہ جاہلیت کی طرح سے برے گمان کرتے ہیں۔ (۲۴)

وَ مَا یَتَّبِعُ اَکۡثَرُھُمۡ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡئًا

ان میں سے اکثر تو گمان کی پیروی کرتے ہیں اور گمان حق سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ (۲۵)

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ

ایمان والو، بہت سے گمانوں سے بچے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اسی قرآنی موقف کی بنیاد پر قرآن، سطحی فکر کی مذمت کرتا ہے۔ (۲۶)

اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَکۡثَرَھُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ یَعۡقِلُوۡنَ اِنۡ ھُمۡ اِلَّا کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ھُمۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًا

کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں یہ لوگ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ ہیں۔ (۲۷)

حواشی و حوالہ جات

۱) العنکبوت، ۲۰
۲) الحج، ۴۶
۳) عبس ۲۴۔۳۲
۴) الانعام، ۹۹
۵) الانعام، ۹۹
۶) یونس، ۱۰۱
۷) آل عمران، ۱۹۱
۸) الملک، ۳
۹) محمد، ۴۴
۱۰) الانعام ۹۷
۱۱) البقرہ، ۲۱۹
۱۲) الانعام، ۹۸
۱۳) الروم، ۲۸
۱۴) البقرہ ۱۱۸
۱۵) الملک
۱۶) بحار الانوار ۱۷/ ۳۲۶
۱۷) امالی الطوسی ۱/ ۱۴۵
۱۸) اصول کافی، ج۔۱، ص۔ ۳۴
۱۹) الاحقاف ۴
۲۰) الانعام ۱۴۸
۲۱) بنی اسرائیل، ۳۶
۲۲) المومنون، ۱۱۷
۲۳) النمل، ۶۴
۲۴) آل عمران، ۱۵۴
۲۵) یونس، ۳۶
۲۶) الحجرات، ۱۲
۲۷) فرقان، ۴۴